صف بندی

کے

آداب، فضائل اور مسائل

مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

صف بندی

کے

آداب، فضائل اور مسائل

اس میں نماز میں صف بنانے کے آداب، فضائل، کوتاہیاں اور چند ضروری مسائل لکھے گئے ہیں۔

مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود

طبع جدید : جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ - جولائی ۲۰۰۶ء

مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی ۔ ۲۷۲۳۷۴۸

ناشر : مکتبۃ الاسلام کورنگی، کراچی

فون : 65 - 5016664 (021)

ملنے کے پتے:

☆ ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی ۱۴

☆ دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی

☆ ایچ ایم سعید، ادب منزل پاکستان چوک کراچی

☆ مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن کراچی ۵

ترتیب

صفیں درست کرنے کی تاکید ۸
صف کو ملانے کا ثواب ۱۰
صف اول کی فضیلت ۱۱
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرشتوں کی صف بندی ۱۱
اگلی صفوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کی دعاء ۱۲
اگلی صفوں کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کا استغفار ۱۲
اگلی صف سے پیچھے رہنے پر وعید ۱۳
امام کے قریب کیسے آدمی ہوں؟ ۱۴
سب سے اچھی اور سب سے بری صف ۱۴
صفوں کی مسنون ترتیب ۱۵
ایذا سے بچانے کیلئے پہلی صف چھوڑنے پر دوگنا اجر ۱۵
درجہ کی بلندی ۱۶
جنت میں گھر ۱۶
صفیں برابر کرنا ۱۶
کندھوں کو نرم رکھنا ۱۷
صفِ اول کیلئے استغفار ۱۷

امام کے پیچھے یا دائیں طرف کھڑے ہونیکی فضیلت ۱۸
ستونوں کے درمیان صف ۱۹
جو شخص صف مکمل ہو جانے کے بعد آئے تو کیا کرے؟ ۱۹
بائیں طرف صف میں کمی کی وجہ سے کھڑے ہونے کا دوگنا اجر ۲۰
خلا کو پُر کرنا ۲۱
صف بندی کے آداب ۲۲
اقامت کا جواب ۲۲
صف بنانے کا طریقہ ۲۳
صف بنانے میں کوتاھیاں ۲۳
صف کے ایک جانب کھڑے ہونا ۲۳
صف خالی چھوڑنا ۲۴
صف میں زبردستی گھسنا ۲۵
صف میں مل مل کر کھڑے ہونا ۲۶
صف کا خلا پر کرنا ۲۶
دورانِ نماز اگر نمازی اپنے سامنے جگہ خالی دیکھے تو کیا کرے؟ ۲۷
صف سیدھی بنانا ۲۷
دونوں قدموں پر برابر وزن دینا ۲۸
دونوں قدم قبلہ رخ رکھنا ۲۹
جماعت میں بچوں کے شامل ہونے کے مسائل ۲۹
ناسمجھ بچوں کو مسجد میں لانا جائز نہیں ۳۰

سمجھدار بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے ۳۱
ایک بچہ کو صف میں کھڑا کرنے کا حکم ۳۵
زیادہ بچوں کی صف کا حکم.....؟ ۳۵
بچوں کی صف سے گزر کر اگلی صفوں کو پُر کرنے کا حکم ۳۶
نماز کے دوران بچوں کو پیچھے دھکیلنا ۳۷
جمعہ وعیدین میں بچوں کو ساتھ کھڑا کرنے کا حکم ۳۸
متفرق مسائل ۳۹
جگہ روکنے کیلئے کپڑا وغیرہ رکھنا ۳۹
جو شخص کسی ضرورت سے اُٹھے تو اس جگہ واپس آنا اسی کا حق ہے ۴۰
پچھلی صف میں اگر کوئی اکیلا ہو تو اگلی صف سے کسی
آدمی کو کھینچنے کا حکم ۴۰
نماز کے بعد امام کو کس طرح رُخ کر کے بیٹھنا چاہئے ۴۱
بچوں کا حکم ۴۳
بچوں کی تین قسمیں ۴۳
ایسے بچوں کو مسجد میں نہ لانا بہتر ہے ۴۴
ایسے بچوں کو مسجد میں لانا چاہئے ۴۴
بچوں کی صف مردوں کے بعد ۴۵
بچوں کو ان کی صف سے پیچھے کرنا جائز نہیں ۴۵
ایک اور مسئلہ ۴۷
بعد میں آنے والے پیچھے صف بنائیں ۴۸

بچوں کو مردوں کی صفوں میں کھڑا کرنا ۴۸
بچوں کو بے جا ڈانٹنا درست نہیں ۴۹
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے ساتھ طرز عمل ۵۱
بچوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کریں ۵۲

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد!

شریعت کی جانب سے فرض نماز کی ادائیگی کیلئے ایک اجتماعی نظام جماعت کی شکل میں تجویز کیا گیا ہے۔ جس کے لیے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ لوگ صفیں بنا کر برابر کھڑے ہوں۔ یہ طریقہ نماز کی ادائیگی کا بہت ہی حسین اور سنجیدہ ہے۔ اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوسکتی پھر اس کی تکمیل کیلئے آپ نے تاکید فرمائی کہ صفیں بالکل سیدھی ہوں کوئی شخص ایک انچ نہ آگے ہو اور نہ پیچھے۔ پہلے اگلی صف پوری کر لی جائے، اس کے بعد پیچھے کی صف شروع کی جائے۔ بڑے اور ذمہ دار اور اصحابِ علم و فہم اگلی صفوں میں اور امام سے قریب جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں چھوٹے بچے پیچھے کھڑے ہوں، امام سب سے آگے اور صفوں کے درمیان کھڑا ہو۔ ان تمام باتوں کا مقصد جماعت کی تکمیل اور اس کو زیادہ سے زیادہ مفید اور مؤثر بنانا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان باتوں کا عملاً اہتمام فرماتے اور وقتاً فوقتاً امت کو

بھی ان کی ہدایت فرماتے اور ان کا ثواب بیان فرما کر ترغیب دیتے۔ نیز ان امور میں بے پروائی کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرماتے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ افسوس بہت سی دوسری چیزوں کی طرح اس معاملہ میں بھی ہماری کوتاہیاں بہت عام ہوچکی ہیں۔ ذیل میں اس سلسلہ کی چند احادیث، ضروری مسائل اور کچھ رائج الوقت اہم کوتاہیاں ذکر کی جائیں گی۔ انہیں توجہ سے پڑھیے، پھر خود بھی اور دوسروں کو بھی ان پر عمل کرنے کی دعوت دیجئے۔

صفیں درست کرنے کی تاکید

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی صفوں کو برابر کیا کرو! کیونکہ صف کا سیدھا کرنا نماز کے مکمل ہونے کا جزو ہے۔'' (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''نماز میں صفوں کی درستگی کو بہتر بنایا کرو۔'' (مسند احمد)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا اور برابر کرتے گویا کہ ان کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیروں کو سیدھا کریں گے یہاں تک کہ

آپ ﷺ کو خیال ہوگیا کہ اب ہم سمجھ گئے (کہ ہم کو کس طرح برابر ہونا چاہئے) اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کیلئے اپنی جگہ پر کھڑے بھی ہو گئے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ ﷺ تکبیر کہہ کر نماز شروع فرمادیں کہ آپ ﷺ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا اور بالکل برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رخ ایک دوسرے کے مخالف کردے گا۔ (صحیح مسلم)

تشریح: ان احادیث میں صفوں کو درست کرنے سیدھا اور برابر کرنے کی کس قدر تاکید ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی صفیں اس قدر سیدھی اور برابر کرنے کی کوشش فرماتے تھے کہ ان میں سے کوئی سوت برابر بھی آگے پیچھے نہ رہنے پائے، یہاں تک کہ طویل مدت تک مسلسل کوشش اور تربیت کے بعد آپ ﷺ کو اطمینان ہوگیا کہ اب انہیں صف بندی کا طریقہ آ گیا ہے، لیکن اس کے بعد جب ایک دن آپ ﷺ نے اس معاملہ میں ایک آدمی کی کوتاہی دیکھی تو بڑے جلال کے انداز میں فرمایا! میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ اگر

صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے میں تم بے پروائی اور کوتاہی کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں تمہارے رخ ایک دوسرے سے مختلف کردے گا یعنی تمہاری وحدت اور اجتماعیت پارہ پارہ کردی جائیگی اور تم میں پھوٹ پڑ جائے گی جو امتوں اور قوموں کیلئے اس دنیا میں سو عذابوں کا ایک عذاب ہے۔

(معارف الحدیث)

صف کو ملانے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے دعاءِ خیر کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے جو صفوں کو ملاتے ہیں، اور جو بندہ بھی صف کو ملاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں، اور فرشتے اس پر نیکیاں بکھیرتے ہیں۔'' (طبرانی وفی سندہ ضعف)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (نماز کیلئے) کھڑے ہو تو اپنی صفوں کو درست کرو اور خلا کو پُر کرو اس لئے کہ میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں۔'' (ابن خزیمہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم صفوں کو ضرور بالضرور سیدھا رکھا کرو ورنہ تمہارے چہرے ہلاک کردیئے جائیں گے یا تمہاری بینائی بند کردی جائے گی یا تمہاری بینائی اچک لی جائے گی۔'' (مسند احمد و سندہ ضعیف)

(ف) ان تمام احادیث سے صفیں درست اور سیدھا کرنے کی تاکید معلوم ہوئی اور ان میں خلا نہ چھوڑنے اور خوب مل مل کر کھڑے ہونے کی فضیلت اور اہمیت معلوم ہوئی۔

صفِ اول کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو وہ (فضیلت) جو اگلی صف میں ہے معلوم ہوجاتی تو وہ (صفِ اول میں جگہ پانے کیلئے) قرعہ اندازی کرتے۔'' (بخاری)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرشتوں کی صف بندی

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اس طرح صف کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے یہاں صف بناتے ہیں۔'' ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! فرشتے اللہ تعالیٰ کے ہاں کس طرح صف بناتے ہیں آپ نے فرمایا: ''وہ اگلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور وہ صف میں

خوب مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔" (ابن خزیمہ)

(ف):۔ ہمیں بھی اسی طرح صف بنانی چاہئے۔

اگلی صفوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فرشتوں کی دعاء

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں اور فرشتے دعاء کرتے ہیں پہلی صف (والوں) پر، انہوں نے (یعنی صحابہؓ) نے عرض کیا، یارسول اللہ اور دوسری پر، (مطلب یہ کہ دوسری صف کیلئے بھی آپ یہی فضیلت ارشاد فرمادیجئے)، آپ نے فرمایا: اللہ رحمت فرماتے ہیں اور فرشتے دعاء کرتے ہیں پہلی صف (والوں) پر، انہوں (یعنی صحابہؓ) نے پھر عرض کیا، یارسول اللہ اور دوسری (صف) پر، آپ نے فرمایا: اور دوسری پر (بھی)۔" (طبرانی)

اگلی صفوں کے لئے جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا استغفار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استغفار فرمایا (بخشش مانگی) پہلی صف (والوں) کیلئے تین مرتبہ، اور دوسری صف (والوں) کیلئے دو مرتبہ اور تیسری صف (والوں) کیلئے ایک مرتبہ۔ (رواه البزار بسند فيه ضعف)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ پہلی صف، فرشتوں کی صف کی طرح ہے۔ اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہوتی تو تم ایک دوسرے سے آگے بڑھتے۔

(ابن خزیمہ)

(ف):۔ ان احادیث سے پہلی صف کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی، اس لئے پہلی صف میں شامل ہونے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

اگلی صف سے پیچھے رہنے پر وعید

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص صف میں خالی جگہ دیکھے، اسے چاہئے کہ وہ خود اسے پر کرے، لیکن اگر وہ پر نہ کرے تو گزرنے والے کو چاہئے (اس خلا کو پر کرے اس کیلئے اگر) اسے اس کی گردن پر سے پھلانگ کر جانا پڑے تب بھی گزر جائے کیونکہ اس حالت میں وہ قابل احترام نہیں ہے۔" (طبرانی، وفی سندہ ضعف)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کو کچھ پیچھے ہٹا ہوا دیکھا تو آپ نے فرمایا: "آگے بڑھو، اور میرے نقش قدم پر چلو، اور جو تمہارے بعد لوگ ہوں گے انہیں تمہارے نقش قدم پر چلنا چاہئے

کچھ لوگ برابر پیچھے ہٹتے رہیں گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دیں گے۔ (صحیح مسلم)

(ف):۔ ان احادیث سے اگلی صفوں کو پہلے مکمل کرنے کی تاکید معلوم ہوئی۔

امام کے قریب کیسے آدمی ہوں؟

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مہاجرین انصار کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ اگلی صفوں میں رہیں اور فرماتے تھے کہ یہ (حضرات مہاجرینؓ وانصارؓ) نماز کو دیہات کے لوگوں اور ناسمجھوں سے زیادہ جاننے والے ہیں، اور جو ان کے بعد ہوں گے وہ ان کی اقتدا کریں گے، اور مجھے یہ پسند نہیں کہ دیہاتی (ناسمجھ) ان سے آگے ہوں حالانکہ وہ جانتے نہیں کہ نماز کیسے ہوتی ہے؟ (طبرانی، بسند ضعیف)

(ف):۔ نیک وصالح اور سمجھدار لوگ امام کے نزدیک رہنے چاہئیں۔

سب سے اچھی اور سب سے بری صف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں صفوں کو خوب اچھی طرح درست کیا

کرو، اور لوگوں (مردوں) کی نماز میں بہترین صف سب سے پہلی ہے، اور سب سے بری صف سب سے آخری ہے، اور عورتوں کی نماز میں بہترین صف سب سے آخری ہے اور ان کی سب سے بری صف سب سے اگلی ہے۔ (صحیح ابن حبان)

(ف):۔ مردوں کی صفوں میں آخری صف اس لئے بری ہے کہ وہ عورتوں کی صف کے نزدیک ہے اور عورتوں کی پہلی اس لئے زیادہ بری ہے کہ وہ مردوں کی صف کے زیادہ نزدیک ہے، مردوں کی پہلی اور عورتوں کی آخری صف اس لئے سب سے بہتر ہے کہ وہ ایک دوسرے سے دور ہے جس میں فتنہ اور فساد سے حفاظت زیادہ ہے۔

صفوں کی مسنون ترتیب

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''سنت یہ ہے کہ ایک شخص آگے کھڑا ہو، اور اس کے پیچھے دو آدمی ہوں (یعنی مقتدی) اور ان دونوں مردوں کے پیچھے عورت ہو۔'' (رواہ البزار بسند فیہ ضعف)

ایذا سے بچانے کیلئے پہلی صف چھوڑنے پر دو گنا اجر

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس ڈر سے پہلی صف چھوڑ دی کہ کہیں اس کی وجہ سے دوسرے آدمی کو تکلیف نہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو پہلی صف کا دوگنا ثواب عطا فرمائیں گے۔'' (رواه الطبراني بسند ضعيف)

درجہ کی بلندی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں اور فرشتے دعاء (خیر) کرتے ہیں، ان لوگوں کیلئے جو صف بنا کر نماز پڑھتے ہیں، اور جو (صف کی) خالی جگہ کو پر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔'' (سنن ابن ماجہ)

جنت میں گھر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صف میں خالی جگہ کو پُر کردے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند فرمادیتے ہیں اور اس کیلئے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔''

(طبرانی بسند ضعیف)

صفیں برابر کرنا

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم ﷺ نماز

میں ہمارے کندھوں کو برابر فرمایا کرتے تھے۔ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صف کو جوڑتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جوڑتے ہیں، اور جو شخص صف کو توڑتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دیتے ہیں۔ (صحیح ابن خزیمہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی تو جناب رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست (سیدھا) کیا کرو، اور مل مل کر کھڑے ہوا کرو! اور میں تمہیں (بطور معجزہ) اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔'' (بخاری)

کندھوں کو نرم رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو تم میں کندھوں کے اعتبار سے نرم ہو'' (یعنی کندھوں کو نماز میں اس طرح سخت کر کے نہ رکھے کہ دائیں بائیں والے کو ایذا ہو)۔ (صحیح ابن خزیمہ)

صفِ اول کیلئے استغفار

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسول

اللہ ﷺ پہلی صف (والوں) کیلئے تین مرتبہ اور دوسری صف (والوں) کیلئے ایک مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ پہلی صف کو دوسری صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔'' (مجمع الزوائد، بسند ضعیف)

امام کے پیچھے یا دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھے قدرت ہو تو امام کے پیچھے کھڑے ہوا کرو (یعنی عین امام کے پیچھے نماز میں کھڑے ہوا کرو) ورنہ امام کی دائیں طرف (کھڑے ہوا کرو) اور (راوی) نے فرمایا: ''کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے ہی نبئ کریم ﷺ کے پیچھے (نماز میں کھڑے) ہوا کرتے تھے۔'' (بیہقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلی صف میں کھڑے ہونے اور دائیں طرف (کھڑے ہونے) کا خاص اہتمام کرو، اور (بلا عذر) ستونوں کے درمیان صف بنانے سے پرہیز کرو۔'' (طبرانی)

(ف):۔ عذر کی حالت میں مثلاً نمازی بہت زیادہ ہوں تو ستونوں کے درمیان صف بنانے میں کچھ حرج نہیں، جائز ہے، ہاں

بلاعذر ستونوں کے درمیان صفیں بنانا مکروہ ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، تو ہم یہ پسند کرتے تھے کہ آپ کی دائیں طرف ہوں، چنانچہ میں نے آپ کو یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا جس وقت آپ نے (نماز سے فارغ ہوکر) رخ پھیرا (وہ دعاء یہ ہے):۔

رَبِّ قِنِی عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ

ترجمہ:۔اے میرے پروردگار! اپنے عذاب سے میری حفاظت فرما! جس دن آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے۔

راوی نے یہ نہیں فرمایا: کہ جس وقت سلام پھیرتے تھے۔(ابن خزیمہ)

ستونوں کے درمیان صف

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ستونوں کے درمیان (بلاعذر) ایک اور دو افراد کیلئے نماز مکروہ ہے۔'' (طبرانی)

جوشخص صف مکمل ہوجانے کے بعد آئے تو کیا کرے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص صف تک پہنچے

اور وہ مکمل ہو چکی ہو تو (اکیلا نماز نہ پڑھے بلکہ) ایک آدمی کو اپنی طرف اگلی صف سے کھینچ لے تا کہ اس کو اپنے پاس کھڑا کرے۔'' (طبرانی)

(ف):۔ اصل حکم یہی ہے، لیکن جہاں کسی کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو اور کھینچنے میں اس کی نماز فاسد ہونے کا قوی اندیشہ ہو وہاں اکیلئے کھڑے ہو جانا چاہئے۔

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز مکمل فرما کر) رخ پھیرا، جبکہ ایک شخص لوگوں کے پیچھے (اکیلا صف میں) نماز پڑھ رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: ''اے اکیلے نماز پڑھنے والے! آپ صف میں کیوں نہ شامل ہوئے تا کہ آپ بھی لوگوں کے ساتھ مل جاتے یا اپنی طرف کسی آدمی کو کھینچ لیتے، اگر تمہاری جگہ تنگ تھی (بہر حال) اپنی نماز دوبارہ پڑھو، اس لئے کہ تمہاری نماز (کامل) نہیں ہے۔'' (رواہ ابو یعلی بسند ضعیف)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صف کی خالی جگہ کو پُر کیا، وہ بخشا گیا۔'' (مسند بزار)

بائیں طرف صف میں کمی کی وجہ سے کھڑے ہونے کا دوگنا اجر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مسجد کی بائیں طرف کو آباد کیا اس طرف کے لوگوں کی کمی کی وجہ سے (یعنی صف کی بائیں طرف کی کمی کو پورا کیا) تو اس کیلئے دوگنا اجر ہوگا۔'' (طبرانی)

(ف):۔ لہٰذا جب بائیں طرف نمازی کم ہوں تو اس طرف کھڑے ہوکر دونوں جانب کی صف برابر کرنی چاہئے صف کی دائیں جانب کی فضیلت کی وجہ سے۔ بائیں جانب کی صف کو خالی نہ چھوڑنا چاہئے۔

خلا کو پُر کرنا

نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے ''اپنی صفوں کو بالکل ملا کر رکھا کرو، اور ان کو قریب قریب بنایا کرو، اور گردنوں کو برابر رکھا کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں شیطان کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ صف کے درمیان داخل ہوتا ہے گویا کہ وہ چھوٹی بھیڑ ہے۔'' (مسند احمد)

آج ہمارے اندر اختلاف و افتراق پیدا ہوجانے اور اتحاد و اتفاق نامی شئ کے عنقاء ہوجانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم میں صف سیدھی اور برابر کرنے کا اہتمام ختم ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پوری امت مسلمہ میں جس قدر پراگندگی اور

انتشار کا شکار ہے وہ آنکھوں کے سامنے ہے۔ حق تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے صف بندی کے بارے میں مذکورہ بالا ارشادات پر اور صف بندی کے آداب پر عمل کرنے اور اہتمام سے صفوں کو برابر اور سیدھا کرنے کی فکر نصیب فرمائیں۔ (آمین)

صف بندی کے آداب

اقامت کا جواب

نماز کی ابتداء میں جماعت میں شریک ہونے والے نمازیوں کو اقامت (یعنی تکبیر) کا جواب دینا چاہئے، مندوب ہے۔ (درمختار) آج کل اس میں بڑی غفلت پائی جاتی ہے اکثر نمازی اقامت کا بالکل جواب نہیں دیتے اور اس طرح وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

اقامت کا جواب بالکل اسی طرح ہے جس طرح اذان کا جواب دیا جاتا ہے۔ البتہ جب اقامت کہنے والا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے کلمات کہے تو نمازیوں کو اس کے جواب میں اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا (یعنی اللہ پاک اس کو قائم و دائم رکھے) کہنا چاہئے۔ (درمختار)

صف بنانے کا طریقہ

نماز با جماعت شروع کرتے وقت اور اگر جماعت کھڑی ہو چکی ہے تو بھی بعد میں آنے والے نمازیوں کو نئی صف بنانی ہے تو صف بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ پہلا آدمی بالکل امام کے پیچھے صف کے وسط میں کھڑا ہو، دوسرا آدمی امام کے دائیں جانب اور تیسرا شخص پہلے آدمی کے بائیں طرف کھڑا ہو اور پھر دائیں بائیں لوگ اس طرح ملتے جائیں کہ امام کے دائیں اور بائیں جانب نمازیوں کی تعداد برابر رہے۔(شامی)

صف بنانے میں کوتاہیاں

صف کے ایک جانب کھڑے ہونا

اکثر نمازی اس قاعدہ کے مطابق صف بندی کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ بغیر یہ دھیان کیے کہ امام کے کس طرف نمازی زیادہ ہیں اور کس طرف کم اور انہیں کس طرف شامل ہونا چاہیے۔ اس سے یکسر غافل ہو کر مسجد میں جدھر سے داخل ہوتے ہیں، اسی جانب کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔ چاہے امام کی دوسری جانب صف بالکل خالی ہو یا اس طرف نمازی بہت ہی کم ہوں یہ بہت سخت کوتاہی ہے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اس طرح جو لوگ صف بندی کے اس قاعدہ کی خلاف ورزی کر کے امام کے کسی ایک جانب، بنسبت امام کی دوسری جانب

کے زیادہ ہو جاتے ہیں تو ان زیادہ ہونے والے سب نمازیوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے۔ (درمختار)

صف خالی چھوڑنا

ایک کوتاہی یہ بھی بکثرت سامنے آتی ہے کہ ابھی صف اوّل یا اگلی صف خالی ہے، لیکن نمازی اس کو پُر کرنے کی بجائے فوراً دوسری صف بنانا شروع کر دیتے ہیں جس کی اکثر وجہ غفلت اور سستی ہے، پچھلی صف کے نمازی یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے آنے والے نمازی اس کو پر کرلیں گے اور پھر ہر آنے والا نمازی یہی سمجھتا ہے کہ دوسرا اس کو پر کرے گا، لیکن کوئی بھی اسے پر نہیں کرتا اور یہی صورت حال بعد کی صفوں میں ہوتی ہے۔ اس کا سبب صف اوّل کی اہمیت اور احساس ذمہ داری کے فقدان کے سوا کچھ نہیں، پہلی اور اگلی صف کو مکمل کرنا بعد میں آنے والے ہر نمازی کی ذمہ داری ہے، اس لئے ہر نمازی کو خود فکر کر کے صف کو مکمل کرنا چاہیئے۔

بعض نمازی صف اول یا دوسری صف کے کنارے اس لئے چھوڑ دیتے ہیں کہ وہاں چٹائی یا دری بچھی ہوئی نہیں ہوتی، یاد رکھئے! صف کو خالی چھوڑنے کیلئے یہ عذر قابل اعتبار نہیں اور اس کی وجہ سے صف کو خالی چھوڑنا درست نہیں۔ نماز تو احکم الحاکمین کے سامنے بے چارگی، ذلت و مسکنت ظاہر کرنے کا نام ہے جس کا

اظہار سادہ زمین ہی پر پوری طرح ہوتا ہے۔ لہٰذا صفوں کے ایسے تمام گوشوں کو اہتمام سے پر کرنا چاہیئے۔ البتہ اہل مسجد کو بھی بلا عذر صفوں کے گوشے خالی نہ چھوڑنے چاہئیں، بعض مرتبہ دھوپ کی تیزی سے فرش گرم ہوجاتا ہے، یا کوڑہ وغیرہ جمع ہونے کی بناء پر وہاں سجدہ دشوار ہوتا ہے اس لئے ایسی جگہوں کے انتظام پر خصوصی نگاہ رکھنی چاہیئے۔

بعض نمازی جماعت یا رکعت نکل جانے کے خوف سے اگلی صف پوری نہیں کرتے جلدی سے تن تنہاء پچھلی صف میں نیت باندھ لیتے ہیں یہ بھی مناسب نہیں، مکروہ ہے، اگلی صف کو مکمل کرنا چاہیئے۔ (شامی)

صف میں زبردستی گھسنا

بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پہلی یا اگلی صف میں جگہ بالکل نہیں ہوتی لیکن پھر بھی بعض نمازی آگے بڑھنے کے شوق میں زبردستی گھس جاتے ہیں اور خوب زور لگا کر کسی نہ کسی طرح اپنی جگہ کر لیتے ہیں، جس کی بناء پر ایک تو صف سیدھی نہیں رہتی، دوسرے دائیں اور بائیں کے نمازیوں کو نماز ادا کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے اور تکلیف بھی ہوتی ہے یاد رکھئے! صف میں گھس کر اس طرح نمازیوں کو اذیت دینا درست نہیں ایسی صورت میں پچھلی صف میں کھڑے ہوجانا افضل

ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے کے خوف سے صف اول چھوڑ دے تو حق تعالیٰ اس کے صف اول کے اجر کو دوہرا کر دیں گے۔ (شامی)

صف میں مل مل کر کھڑے ہونا

صف بندی کرتے وقت یا پہلے سے کھڑی ہوئی جماعت میں شامل ہوتے وقت نمازیوں کو آپس میں اس طرح مل کر کھڑے ہونا چاہئے کہ کندھے سے کندھا مل جائے اور درمیان میں بالکل خلا نہ رہے، بعض لوگ وضو کر کے نماز میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں مگر اپنی صحیح جگہ کھڑے ہونے کی بجائے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو کر رومال سے ہاتھ اور منہ پونچھنے لگتے ہیں، یہ خیال کئے بغیر کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔ اس عرصہ میں دوسرے نمازی آ کر ان سے مل کر نیت باندھ لیتے ہیں پھر جب یہ صاحب اپنی رومال کاری سے فارغ ہو لیتے ہیں، تب وہ اپنے قریب والے نمازی سے مل کر یا وہیں نیت باندھتے ہیں اور اس طرح صف میں خلا رہ جاتا ہے۔ یہ بڑی غفلت کی بات ہے۔

صف کا خلا پر کرنا

جماعت میں شامل ہوتے وقت اہتمام سے خلاء پر کرنا چاہئے اگر کبھی غفلت سے نیت باندھ لی اور نیت باندھنے کے بعد نمازی کو

معلوم ہوا کہ درمیان میں کچھ فاصلہ رہ گیا ہے تو نیت باندھے باندھے کھسک کر فاصلہ پر کر لینا چاہئے اور قریبی نمازی کے کندھے سے کندھا ملالینا چاہئے۔ (شامی)

دورانِ نماز اگر نمازی اپنے سامنے جگہ خالی دیکھے تو کیا کرے؟

نمازی نے دوسری صف میں نماز کی نیت باندھی، نیت باندھنے کے بعد پہلی صف میں اس نے خالی جگہ دیکھی تو نیت باندھے باندھے چل کر پہلی صف کے خلاء کو پر کردینا چاہئے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ یہ عمل قلیل ہے۔ (شامی)

صفوں میں خلاء چھوڑ کر کھڑے ہونے کا مرض بہت ہی عام ہے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اپنے ساتھ والے نمازی سے ایک بالشت اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ فاصلہ چھوڑ کر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ امام کو بھی نماز شروع کرنے سے پہلے صف کی درستی کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

صف سیدھی بنانا

صف بندی کیلئے سب سے پہلے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ نمازیوں کی صف بالکل سیدھی ہو۔ صف کے کنارے کے ساتھ ایڑیاں

اس طرح رکھی جائیں کہ ایڑی نہ صف کے کنارے سے باہر نکلے اور نہ آگے بڑھے، یاد رکھئے! ایڑیاں قریب قریب رکھنے اور دوسرے کے مقابل کرنے سے صف سیدھی ہوتی ہے، پاؤں کے پنجے ملانے اور برابر کرنے سے صف سیدھی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ پنجے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، بعض لوگ اس بارے میں بڑی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اکثر مساجد میں دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض لوگ عادتاً اپنی ایڑیوں کو صف سے باہر نکال کر کھڑے ہوتے ہیں، اگر ہر نمازی نیت باندھنے سے پہلے اوّل خود صحیح کھڑا ہو پھر اپنے دائیں بائیں نمازی کو اس پر متوجہ کردیا کرے تو بآسانی صف سیدھی ہوسکتی ہے۔

بعض نمازی ٹیڑھے ترچھے کھڑے ہونے کے ایسے عادی ہوجاتے ہیں کہ وہ توجہ دلانے سے صف سیدھی کر بھی لیں تب بھی ایک دو رکعت کے بعد پھر اسی طرح ایڑیاں صف سے باہر نکالے ہوئے یا بہت اندر گھسائے نظر آئیں گے یہ سب اس کا نتیجہ ہے کہ ہم لوگ عموماً نماز بے شعوری کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

دونوں قدموں پر برابر وزن دینا

نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت دونوں پاؤں پر برابر وزن ڈال کر بالکل سیدھا کھڑا ہونا چاہئے۔ بعض لوگ بغیر کسی عذر کے ایک پاؤں پر وزن ڈال کر دوسری ٹانگ میں خم ڈال دیتے ہیں۔ ایسا کرنا

مکروہ ہے۔ (ھندیہ)

دونوں قدم قبلہ رخ رکھنا

نماز کیلئے کھڑے ہوتے وقت پاؤں قبلہ کی طرف بالکل سیدھے رکھنے چاہئیں۔ پاؤں کی قدرتی نشست چونکہ ایسی ہے کہ ایڑیوں کے درمیان فاصلہ کم رہتا ہے اور پنجوں کے درمیان زیادہ، اس لئے خاص توجہ اور کوشش کے بغیر یہ مسنون طریقہ اپنایا نہیں جا سکتا، لہٰذا اس کا اہتمام خاص کرنا چاہئے اور نیز دونوں قدموں کے درمیان چار انگلیوں کے برابر فصل رکھنا اچھا ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح)

جماعت میں بچوں کے شامل ہونے کے مسائل

مندرجہ ذیل مسائل میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں، سوالات لکھنے سے پہلے ایک بات عرض کر دوں کہ بعض لوگ بچوں کے مسجد میں آنے پر بہت نالاں ہوتے ہیں اور ڈانٹ کر باہر نکال دیتے ہیں، کیا ہر بچے کا یہی حکم ہے یا اس میں کچھ تفصیل ہے؟ برائے کرم اس بارے میں ضرور وضاحت فرمائیں:۔

الجواب حامداً و مصلیاً

پہلے اصولی طور پر کچھ تفصیل لکھی جاتی ہے، اس کے بعد نمبر وار سوال و جواب لکھے جائیں گے۔

مسجد میں ہر بچے کا لانا ممنوع نہیں ہے، بعض کو لانا درست ہے اور بعض کو نہیں، اس لئے مطلقاً بچوں کو مسجد میں آنے سے روکنا اور نکالنا درست نہیں، اس میں کچھ تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ نابالغ بچوں کی تین قسمیں ہیں:۔

ناسمجھ بچوں کو مسجد لانا جائز نہیں

(۱)...... وہ بچے جو اتنے ناسمجھ اور کم عمر ہوں کہ انہیں پاکی و ناپاکی، مسجد وغیر مسجد کا بالکل شعور نہ ہو، اور ان سے مسجد ناپاک ہو جانے کا غالب گمان ہو، ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں مسجد میں لانا بالکل جائز نہیں ہے نمازیوں کو انہیں مسجد میں لانے سے بالکل روک دینا واجب ہے۔

سمجھ دار بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے

(۲)...... وہ بچے جو کچھ تھوڑی بہت سمجھ رکھتے ہوں اور ان سے مسجد کی بے حرمتی اور ناپاک ہونے کا قوی اندیشہ نہ ہو، ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں مسجد میں لانا درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نہ لایا جائے۔

پوری طرح باشعور بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے

(۳)...... وہ نابالغ جو قریب البلوغ ہوں اور پوری طرح باشعور ہوں، پاکی و ناپاکی کو سمجھتے ہوں اور مسجد کا احترام ملحوظ رکھتے

ہوں، ان کا حکم یہ ہے کہ انہیں مسجد میں لانا بلا کراہت جائز ہے، بلکہ نماز کی عادت ڈالنے کیلئے لانا ہی چاہئے، البتہ ہر سرپرست کو ان کی بھی نگرانی کرنی چاہئے تاکہ وہ مسجد میں کوئی شرارت یا آداب مسجد کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

جب نابالغ بچے مسجد میں حاضر ہوں تو جماعت شروع کرنے سے پہلے انکے نماز پڑھنے کی اور امام کی اقتداء میں کھڑے ہونے کی جگہ معین کرنی چاہئے جس میں یہ تفصیل ہے:۔

بچوں کی صف بندی کے متعلق چند احکام

بچوں کی صف کا مردوں کی صف کے پیچھے ہونا سنت ہے، لہٰذا جب جماعت کا وقت ہو اور بچے حاضر ہوں تو پہلے مرد اپنی صفیں بنائیں پھر ان کے بعد بچے اپنی صفیں بنائیں، بچے کم ہوں تو بھی ان کی علیحدہ صف مردوں کی صف کے بعد بنانی چاہئے۔ مردوں کے ساتھ شامل نہ کرنا چاہئے اور حتی الامکان کوشش یہ ہونی چاہئے کہ بچے مردوں کی صفوں میں نہ گھسیں۔ پھر اس ترتیب سے جماعت قائم ہوجانے کے بعد اگر بعد میں کچھ مرد حاضر ہوں تو اوّل وہ مردوں کی صفوں کو مکمل کریں، اگر وہ پوری ہوچکی ہوں تو پھر بچوں کی صف ہی میں دائیں بائیں شامل ہوجائیں، بچوں کو پیچھے نہ ہٹائیں، کیونکہ بچے اپنے صحیح مقام پر کھڑے ہیں اور مردوں اور بچوں کی

مذکورہ ترتیب جماعت کے شروع میں ہے نماز شروع ہو جانے کے بعد نہیں، اس لئے جماعت شروع ہو جانے کے بعد جس صف میں جگہ ملے وہیں شامل ہو جانا چاہئے۔

بچوں کی صف کو مردوں کے پیچھے بنانے کا یہ حکم اس وقت ہے کہ جب مسجد میں آنے والے بچے ترتیب یافتہ اور سلیقہ مند ہوں، مسجد میں شرارتیں نہ کریں، شور نہ مچائیں اور مسجد کے احترام کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے نماز ادا کریں۔ اور اگر صورت حال اس کے برعکس ہو اور ان کی علیحدہ صف بنانے میں نماز کے اندر شرارتیں کرنے اور اپنی نماز کو باطل کرنے یا ان کے کسی طرز عمل اور شرارت سے مردوں کی نماز باطل ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو تو پھر ان کی علیحدہ صف نہ بنائی جائے، بلکہ ان کو منتشر اور متفرق طور پر مردوں کی صفوں میں کھڑا کرنا چاہئے اور بہتر ہوگا کہ ان بچوں کو صف میں انتہائی بائیں جانب یا داہنی جانب متفرق طور پر کھڑا کیا جائے تاکہ وہ نماز میں کوئی شرارت کر کے اپنی یا دوسروں کی نماز برباد کرنے کا ذریعہ نہ بنیں، ایسی صورت میں مردوں کی صفوں میں ان کے کھڑے ہونے سے مردوں کی نماز میں کوئی کراہت نہ آئے گی۔

(کذا فی العبارة الآیتة للتحریر المختار للرافعی)

بات اصل میں یہ ہے کہ بچوں کی دینی تربیت اور اخلاق و

آداب کی تعلیم کا تصور ہی مسلمانوں کے ذہن سے نکل گیا ہے۔ وہ مسجد جو مسلمانوں کا روحانی مرکز ہے اور دن میں پانچ مرتبہ اس سے سابقہ پڑتا ہے۔ کبھی اس کے آداب سیکھنے اور بچوں کو سکھانے اور ان پر پابندی سے عمل کرانے کا دھیان ہی نہیں آتا۔ جس کی بناء پر مساجد کی جو بے حرمتی اور بے ادبی ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اگر ہر شخص اپنے بچوں کی نگرانی کرے اور مسلسل سمجھاتا رہے اور شرارت پر معقول تنبیہ کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ بچوں کی اصلاح نہ ہو۔

نیز تسویۂ صفوف جو بروئے حدیث اقامت صلوٰۃ کا ایک جزو ہے، اس پر بھی عمل نہیں رہا، تسویۂ صفوف میں جہاں صفوں کو سیدھا کرنا ہے، وہاں اس میں یہ بھی داخل ہے کہ جماعت میں شریک ہونے والوں کو ان کے اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہونے کا حکم کیا جائے اور جب حاضرین کے مراتب کے مطابق صفیں مرتب ہوجائیں اور سیدھی ہوجائیں، کوئی خلا ان میں نہ رہے تو اقامت کہی جائے اور پھر جماعت شروع ہو۔ جب سے اس پر عمل متروک ہوا ہے طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہورہی ہیں۔

فی الدرالمختار فی احکام المساجد، ویحرم
ادخال صبیان و مجانین حیث غلب
تنجیسهم والا فیکره وفی الشافی (قوله' و
یحرم الخ) لما اخرجه المنذری مرفوعاً جنبوا

مساجدكم صبيانكم والمراد بالحرمة كراهة التحريم لظنية الدليل...... والا فيكره اى تنزيهاً تأمّل (ص ۱۴۱ ج ۱)

وفى التحرير المختار (قول الشارح والا فيكره) اى حيث لم يبالوا بمراعاة حق المسجد من مسح نخامة اوتفل فى المسجد والا فان كانوا مميزين ويعظمون المساجد بتعلم من ولى فلا كراهة فى دخولهم۔ ۱ھ۔ سندى (ص ۸۶ ج ۱)

فى الدرالمختار ويصف الرجال ثم الصبيان ظاهره تعددهم فلوواحد دخل الصف (قوله فلو واحد دخل الصف) ذكره فى البحر بحثا قال و كذا لو كان المقتدى رجلا وصبيا يصفها خلفه الخ و قال الرافعي تحت قول الشامى (ذكره فى البحر بحثاً) قال الرحمتى ربما يتعين فى زماننا ادخال الصبيان فى صفوف الرجال لان المعهود منهم اذا اجتمع صبيان فاكثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدى ضررهم الىٰ افساد صلاة الرجال۔ انتهىٰ۔ ۱ھ سندى (ص۷۳ ج ۱)

فى غنية المستملى ثم الترتيب بين الرجال والصبيان سنة لا فرض هوالصحيح (ص ۴۸۵)

فى الدرالمختار ويصف اى يصفهم الامام بان يٰامرهم بذالك قال الشمنى وينبغى ان يامرهم بان يتراصوا ويسددوا الخلل ويسووا مناكبهم الخ (ص ۳۸۲۔ ج ۱)

ایک بچہ کو صف میں کھڑا کرنے کا حکم

سوال نمبر ا......: اگر مردوں کی جماعت میں صرف ایک بچہ ہو، کیا اس کو مردوں کی صف کے بعد پچھلی صف میں کھڑا ہونا چاہئے، یا وہ مردوں کے ساتھ بھی کھڑا ہوسکتا ہے، اور اس میں کوئی کراہت تو نہ ہوگی؟

جواب......: اگر صرف ایک بچہ ہو تو اس کو مردوں کے ساتھ ان کی صف ہی میں کھڑا کیا جائے، اور اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

فی الدرالمختار ثم الصبیان ظاھرہ تعددھم فلو واحد دخل الصف (ص ۲۸۴ ج ۱)۔ (و کذا فی العالمگیری وغنیة المستملی)

زیادہ بچوں کی صف کا حکم......؟

سوال نمبر ۲......: اگر بچے ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ان کی صف کہاں ہونی چاہئے؟ کیا وہ بھی مردوں کے ساتھ کھڑے ہوسکتے ہیں یا نہیں؟ اگر کھڑے ہوجائیں تو کیا کوئی کراہت ہوگی؟

جواب......: اگر بچے ایک سے زیادہ ہوں اور ان کی جدا صف بنانے میں نماز خراب ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہو تو مردوں کی صف کے پیچھے ان کی صف بنانی چاہئے اور وہاں انہیں کھڑا کرنا

چاہئے، بلاضرورت بچوں کومردوں کے ساتھ کھڑا کرنا خلاف سنت ہے، خواہ جماعت جمعہ کی ہو یا دیگر فرائض کی اور اگر بچوں کے یکجا جمع ہونے سے ان کی یا مردوں کی نماز خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہوتو بچوں کومتفرق طور پر مردوں کی صفوں میں دائیں بائیں جانب کھڑا کرلینا درست ہے۔ (کمامّر)

بچوں کی صف سے گزر کر اگلی صفوں کو پُر کرنے کا حکم

سوال نمبر ٣٣......: اگر مردوں کی صف میں جگہ خالی ہو، لیکن بچوں کی صف درمیان میں حائل ہوتو کیا بچوں کے آگے سے گزر کر مردوں کی صف میں شامل ہونا درست ہے؟

جواب......: دورانِ جماعت مردوں کی صفیں پر کرنے کیلئے بچوں کے آگے سے گزرنا درست ہے، ایسی صورت میں گزرنے والا گنہگار نہیں ہوگا کیونکہ وہ شرعی ضرورت سے ایسا کررہا ہے، نیز بچوں کی صف درمیان سے چیر کر مردوں کی صف میں ملنا بھی درست ہے۔

فی الدرالمختار ولو وجد فرجة فی الاول لا الثانی له خرق الثانی لتقصیرهم الخ (قوله لتقصیرهم) یفید ان الکلام فیما اذا شرعوا وفی الفتنة قام فی اخر صف وبینه وبین الصفوف مواضع خالیة فللداخل ان یمربین یدیه لیصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلایا ثم المار بین یدیه الخ۔ (ص ٣٨٣ ج ١)

نماز کے دوران بچوں کو پیچھے دھکیلنا

سوال نمبر ۴......: مردوں کی صفیں پُر ہو چکی ہوں، لیکن بچوں کی صف میں دائیں بائیں جگہ خالی ہو تو کیا بعد میں آنے والے مردوں کو بچوں کی صف میں شامل ہو جانا درست ہے، یا بچوں کو پیچھے کر دیں؟ اور کیا نماز کی حالت میں بچوں کو پیچھے کرنا چاہئے جیسا کہ بعض لوگوں کا معمول ہے کہ وہ بڑے اہتمام سے بچوں کو پیچھے دھکیل دیتے ہیں اور ان کی جگہ خود کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب......: اس کی کچھ تفصیل شروع میں گزر چکی ہے، اس سلسلے میں کوئی صریح جزئیہ تو ملا نہیں، البتہ درج ذیل تصریح کی روشنی میں غور کرنے سے سمجھ میں یہی آتا ہے کہ بعد میں آنے والے مردوں کو بچوں کی صف ہی میں دائیں بائیں کھڑے ہو جانا چاہئے کیونکہ مردوں اور بچوں کی صفوں کی ترتیب شروع جماعت میں ہے، اور جب بچے اپنی صف میں کھڑے ہوں تو نماز کی حالت میں انہیں پیچھے نہ ہٹانا چاہئے، جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کا یہ طرز عمل درست نہیں ہے۔

فی البحر الرائق وان محل هذا الترتیب عند حضور جمع من الرجال وجمع من الصبیان

وحينئذ تؤخر الصبيان الخ (ص۳۷۵ ج ۱)

جمعہ وعیدین میں بچوں کو ساتھ کھڑا کرنے کا حکم

سوال نمبر ۵......: اگر جمعہ وعیدین وغیرہ کے اجتماع کثیر میں بچوں کو علیحدہ کھڑا کرنے میں بچے کے گم ہوجانے یا اغوا ہوجانے کا اندیشہ ہو، یا تمام بچوں کے ایک جگہ جمع ہونے میں آپس میں لڑائی ہونے یا اور کسی فتنے کا اندیشہ ہو تو بچوں کو اپنے ساتھ کھڑا کرنے کی کوئی گنجائش ہے؟ برائے کرم اس پر غور فرما کر اس کا حل ضرور لکھیں۔

جواب......: اگر بچہ ایک ہو تب تو بلا کراہت اپنے ساتھ کھڑا کرنا درست ہے اور اگر متعدد بچے ہیں تو بلا ضرورت مردوں کی صف میں کھڑا کرنا جمعہ وعیدین میں بھی سنت کے خلاف ہے۔ ایسی صورت میں مردوں کی صف سے علیحدہ کوئی جگہ ہو مثلاً دروازہ یا بڑی کھڑکی یا دروں اور ستونوں کے درمیان کوئی جگہ خالی ہو تو وہاں کھڑا کریں۔ اور جب اجتماعِ عظیم اور مجمعِ کثیر کی بنا پر ان صورتوں میں سے کسی صورت پر عمل کرنا ممکن نہ ہو یا بچوں کو مردوں سے علیحدہ کھڑا کرنے میں بچوں کے گم ہوجانے یا اغوا ہونے یا اور کسی فتنہ وفساد کا اندیشہ ہو تو بچوں کو اپنے ساتھ مردوں کی صف میں متفرق طور پر کھڑا کرنے کی گنجائش ہے، جیسا کہ علامہ رافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح سے ثابت

ہوا جو شروع میں گزر چکی ہے۔

متفرق مسائل

جگہ روکنے کیلئے کپڑا وغیرہ رکھنا

سوال:۔ اکثر مساجد میں یہ رواج ہوگیا ہے کہ بے وضو لوگ اول صف میں اپنا رومال وغیرہ رکھ کر وضو کرنے باہر چلے جاتے ہیں، یا مسجد میں کسی دوسری جگہ بیٹھے باتیں کرتے رہتے ہیں، اور جماعت کے وقت آجاتے ہیں، جبکہ دوسری جانب بعض محتاط لوگ صف اوّل کے شوق میں اپنے گھر سے وضو کرکے آتے ہیں، اور یہ رومال رکھنے والے ان سے لڑتے ہیں، آیا اس طرح اس جگہ پر رومال رکھنے والوں کا حق ہوجاتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جو شخص پہلے آکر مسجد میں نہ بیٹھا ہو، وہ اپنا کپڑا کسی جگہ مسجد میں قبضہ کرنے کی غرض سے رکھدے، یہ شرعاً جائز نہیں ہے، اور اس سے اس کا حق بھی قائم نہیں ہوتا، خواہ وہ وضو کی غرض سے جائے یا کسی اور غرض سے جائے۔ (امداد المفتیین بتصرف ص ۳۱۲ ج ۲)

جو شخص کسی ضرورت سے اُٹھے تو اس جگہ واپس آنا اسی کا حق ہے

سوال:۔ اگر کوئی شخص مسجد سے اُٹھ کر حوائجِ ضروریہ کے لئے مسجد سے باہر آئے اور اپنی جگہ رومال چھوڑ آئے تو یہ اس جگہ کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ اگر کوئی اس جگہ بیٹھ گیا تو وہ اس شخص کو اُٹھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اگر کوئی شخص پہلے سے مسجد میں آ کر مسجد میں کسی جگہ بیٹھا اور پھر بضرورت وضو وغیرہ وہاں سے اُٹھا اور اس جگہ اپنا کپڑا رکھ دیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے، اگر کوئی دوسرا شخص اس جگہ بیٹھ گیا تو وہ اس کو اٹھا سکتا ہے، اور بغیر اس حالتِ مذکورہ کسی جگہ محض رومال رکھنا اور قبضہ کرنا اچھا نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

وفی رد المحتار: وینبغی تقیدہ' بما اذا لم یقم عنه علی نیته العود بلامهلة کما لوقام للوضوء مثلاً ولا سیما اذا وضع فیه ثوب لتحقق سبق یده. (امداد المفتیین ص ۲۱۴، ج ۱، بتصرّف)

پچھلی صف میں اگر کوئی اکیلا ہو تو اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچنے کا حکم

سوال:۔ اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچے کہ جماعت ہو رہی ہو

اور اگلی صف میں کہیں کھڑے ہونے کی جگہ نہ ہو تو اس بارے میں بہشتی گوہر میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ اگلی صف میں سے کسی آدمی کو کھینچ لے، اور اپنے ساتھ ملا لے، سوال یہ ہے کہ کس جانب سے کھینچے؟

جواب:۔ آج کل جہالت عام ہے، اگر اگلی صف سے کسی کو کھینچا گیا تو غالب گمان یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے گا جس سے اس کی نماز خراب ہو جائے اس لئے کسی کو کھینچنا مناسب نہیں، تنہا پچھلی صف میں مجبوراً کھڑا ہو جائے جیسا کہ خود حضرت تھانویؒ نے بہشتی گوہر میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔

اگر آدمی سمجھ دار مسائل جاننے والے ہوں اور اس کا خطرہ نہ ہو کہ نماز فاسد کر لے گا تو یوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بائیں جانب سے کسی کو کھینچ لے اور اگر داہنی جانب سے کھینچے تو بھی مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم (امداد المفتیین ص ۳۳۹، ج ۲)

نماز کے بعد امام کو کسی طرح رُخ کر کے بیٹھنا چاہئے

جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء ان میں امام قبلہ ہی کی طرف متوجہ رہ کر مختصر سی دعا مانگے اور پھر دعا کے بعد امام اور مقتدی سنتوں کی ادائیگی میں مشغول ہو جائیں، اور جن

نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر کی نماز، ان کے بعد اولیٰ یہ ہے کہ سب بیٹھ کر تسبیحات مسنونہ پڑھیں اور اس وقت امام کو چاہئے کہ قبلہ کی طرف متوجہ نہ رہے، پھر اختیار ہے خواہ داہنی جانب رخ کرکے بیٹھے یا بائیں جانب رخ کرکے بیٹھے لیکن دائیں جانب رخ کرکے بیٹھنا افضل ہے، یا وہ مقتدیوں کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھ جائے، بشرطیکہ کوئی مقتدی مسبوق اس کے پیچھے نماز میں مشغول نہ ہو خواہ دور کسی صف میں ہو اگر ایسا ہو تو صرف اپنے داہنے یا بائیں جانب بیٹھنا چاہئے۔

وفی اعلاء السنن: (ص ۱۵۰، ج ۳)

قلت: وهذا مذهبنا ايضا قال فی مراقی الفلاح: و ان شاء الامام انحرف عن يساره وجعل القبلة عن يمينه، وان شاء عن يمينه وجعل القبلة عن يساره۔ وهذا اولیٰ لما فی مسلم: "كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِه حَتّٰى يُقْبِلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِه" الخ.

بچوں کی تین قسمیں

بڑوں کی صف بندی کے متعلق مسائل تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں، اور کچھ بچوں کے بھی، البتہ بچوں کے بعض مسائل ایسے ہیں جن میں آج کل مسجدوں میں غفلت اور کوتاہی عام پائی جاتی ہے، ان کی اصلاح کیلئے احقر کے ایک رسالہ ''ہمارے تین گناہ'' سے ایک اقتباس پیش کیا جارہا ہے جس میں نہایت سادہ اور سہل انداز میں ان کوتاہیوں کے دور کرنے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے، انشاءاللہ یہ اضافہ مفید ہوگا۔

بچوں کی تین قسمیں

بچوں کی پہلی قسم وہ ہے جو ابھی معصوم اور چھوٹے ہیں جن کو مسجد کا شعور ہی نہیں، نہ ان کو مسجد کے آداب کا علم ہے، نہ ان کو نماز کی خبر ہے، اور نہ ان کو یہ علم ہے کہ یہ مسجد اللہ کی عبادت کی جگہ ہے اور ان بچوں سے یہ بھی خطرہ ہے کہ وہ مسجد میں پیشاب کردیں، یا مسجد میں کھیلیں، کودیں اور اس کی بے حرمتی کریں، جیسے پانچ چھ سال کی عمر تک کے بچے ہوتے ہیں ایسے بچوں کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ ان کو مسجد میں لانا جائز نہیں اور ماں باپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسے بچے مسجد میں نہ لائیں۔ اور اگر ایسے بچے

مسجد میں لائیں گے اور وہ آکر مسجد کی بے حرمتی کریں گے تو ماں باپ گناہ گار ہوں گے، اس لئے کہ وہ بچے خود تو معصوم ہیں۔ مسجد کی انتظامیہ بھی ایسے بچوں کو مسجد میں آنے سے روک سکتی ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ شریعت میں ہر چیز کی حد مقرر ہے۔ اور ان حدود ہی کا نام دین ہے، اور ان حدود کی ہم سب کو پابندی کرنی چاہئے۔

ایسے بچوں کو مسجد میں نہ لانا بہتر ہے

بچوں کی دوسری قسم وہ ہے جو ان سے ذرا بڑے ہوتے ہیں جو سات سال سے ۱۱ سال تک کی عمر کے ہوتے ہیں، ایسے بچے مسجد کو مسجد سمجھتے ہیں۔ اس کا تھوڑا بہت احترام بھی کرتے ہیں۔ لیکن ابھی پوری سمجھ نہ ہونے کی وجہ سے مسجد کا پورا احترام بجالانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ ایسے بچوں کو مسجد میں لانا جائز ہے، لیکن نہ لانا بہتر ہے۔

ایسے بچوں کو مسجد میں لانا چاہئے

بچوں کی تیسری قسم وہ ہے جو بالغ ہونے کے قریب ہیں۔ جن کی عمر ۱۲ سال سے ۱۴ سال تک کی ہوتی ہے۔ البتہ ۱۵ سال کی عمر کا بچہ شرعاً بالغ سمجھا جاتا ہے، چاہے اس کے اندر بالغ ہونے کی علامات ظاہر ہوں یا نہ ہوں، ایسے بچوں کے بارے میں حکم یہ ہے

کہ ان کو مسجد میں لانا چاہئے، تاکہ ان کے اندر نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت پڑ جائے۔ کیونکہ بالغ ہوتے ہی ان پر نماز فرض ہو جائے گی۔ اور مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہو جائے گا۔ اگر ہم نے پہلے سے ان کو نماز باجماعت کا عادی نہیں بنایا تو بالغ ہونے کے بعد عادت پڑنے میں وقت لگے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ نمازیں بھی قضاء کریں گے اور جماعت بھی چھوڑیں گے۔ لہٰذا جب بچہ بالغ ہونے کے قریب ہو جائے تو اس کو مسجد میں لانا شروع کردیں۔ اور گھر میں اس کو بتاتے رہیں کہ مسجد کا احترام کرنا چاہئے۔ وہاں جا کر نمازیں پڑھتے ہیں۔ ذکر اور تسبیح کرتے ہیں۔ وہاں شور وشغب نہیں کرتے۔ ایسے بچوں کو مسجد کی جماعت میں بھی شامل کریں۔

بچوں کی صف مردوں کے بعد

اور جب مردوں کی صفیں مکمل ہو جائیں تو اس کے بعد ان بچوں کی صفیں بنائیں۔ یہی سنت طریقہ ہے۔ اور نماز شروع ہونے کے بعد جو لوگ آئیں وہ ان بچوں ہی کی صفوں میں دائیں اور بائیں شامل ہو جائیں۔

بچوں کو ان کی صف سے پیچھے کرنا جائز نہیں

لیکن بعض لوگ اس موقع پر ایک غلطی کرتے ہیں، وہ یہ کہ نماز

شروع ہونے کے بعد جب وہ لوگ مسجد میں آتے ہیں اور صف میں شامل ہوتے ہیں۔ اور بچوں کو صف میں کھڑا دیکھتے ہیں تو ان کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ بچوں کو پیچھے کر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص آیا اور بچے کو صف میں کھڑا دیکھ کر اس کو کان سے پکڑ کر پیچھے کی صف میں کھڑا کر دیا، اور اگر بچہ کچھ ضد کرے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر پچھلی صف میں کھڑا کر دیتے ہیں، اکثر مساجد میں آپ کو یہ تماشہ نظر آئے گا۔ اب جو شخص بھی آرہا ہے وہ یہ عمل کر رہا ہے۔ فرض کریں کہ اگر بچہ جماعت کھڑی ہوتے وقت پہلی صف میں تھا تو سلام کے وقت وہ آخری صف میں پہنچ جاتا ہے، اس لئے کہ ہمارے یہاں عموماً جماعت کھڑی ہوتے وقت نمازی تھوڑے ہوتے ہیں۔ اور اکثریت بعد میں آنے والوں کی ہوتی ہے۔ اب جو بھی بعد میں آتا ہے وہ بچوں کو پچھلی صف میں دھکیل دیتا ہے اور خود اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ بچوں کے برابر میں کھڑے ہونے سے نماز نہیں ہوتی۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ذہن کو اس سے بالکل صاف کر لینا چاہئے۔ شرعی حکم یہ ہے کہ آپ بچوں کے برابر میں کھڑے ہو جائیں۔ چاہے بچہ اگلی صف میں ہو یا پچھلی صف میں ہو۔ دائیں طرف کھڑا ہو یا بائیں طرف ہو۔ اس کی وجہ سے بالغان کی نماز میں کوئی خلل نہیں آتا۔

ایک اور مسئلہ

ایک بات یہ یاد رکھئے کہ بچوں کی نماز سچ مچ نماز ہے۔ اگر چہ وہ بالغ نہیں ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی نماز چاہے فرض نہ ہو، لیکن وہ نفل نماز ضرور ہے۔ اور جس طرح ہماری نفل نماز ہے، اسی طرح بچوں کی نفل نماز ہے۔ اور جس طرح ہمیں کوئی شخص اگلی صف سے پچھلی صف میں کھینچ کر نہیں لاتا۔ اور اگر کوئی یہ حرکت کرے تو ہم لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے، اسی طرح بچوں کو بھی اگلی صف سے کھینچ کر پچھلی صف میں نہیں لانا چاہئے۔ اسی وجہ سے حضرات فقہاء کرامؒ نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر صف پوری ہو چکی ہو اور اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے دیکھا کہ اگلی صف مکمل ہو چکی ہے تو وہ اگلی صف سے ایک شخص کو پکڑ کر پچھلی صف میں لائے پھر دونوں مل کر پچھلی صف میں کھڑے ہو جائیں۔ لیکن ساتھ ہی حضرت فقہاء کرامؒ نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب اس شخص کو یہ مسئلہ معلوم ہو جس کو آپ پیچھے کھینچ رہے ہیں۔ اور جب آپ اس کو کھینچیں گے تو وہ آرام سے پیچھے آ جائے گا، اور اگر اندازہ یہ ہے کہ وہ شخص پیچھے آنے کے بجائے لڑنے کیلئے تیار ہو جائے گا تو اس صورت میں اکیلے ہی پچھلی صف میں کھڑے ہو جائیں اور دوسروں کی نماز خراب نہ کریں۔

بعد میں آنے والے پیچھے صف بنائیں

بہر حال، جس طرح ہم اپنے لئے اس بات کو نا قابلِ گوارہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص ہمیں کھینچ کر پیچھے کرے۔ تو پھر یہ بچے کیسے گوارہ کرلیں گے کہ ان کو پیچھے کیا جائے۔ لہٰذا جب بچہ اپنی صحیح جگہ پر کھڑا ہوا ہے تو اس کو اس کی جگہ سے ہٹانا جائز نہیں، اور بعد میں آنے والے جو نمازی ہوں، ان کو چاہئے کہ بچوں کے دائیں اور بائیں کھڑے ہو جائیں۔ اور جب وہ بچوں والی صف پوری ہو جائے تو باقی لوگ اپنی صف بچوں کے پیچھے بنائیں۔ اس لئے کہ یہ بعد میں آنے والے خود تاخیر سے آئے۔ اور اب مجبوراً ان کو پیچھے کھڑا ہونا پڑا۔ اب بچوں کو پیچھے ہٹانا اور خود ان کی جگہ پر کھڑے ہو جانا بالکل درست نہیں۔ گناہ کی بات ہے۔ اور اس عمل کے ذریعہ ہم ان کی نماز فاسد کرتے ہیں۔ جس کا عذاب اور وبال ہماری گردن پر ہوگا۔

بچوں کو مردوں کی صفوں میں کھڑا کرنا

دوسری صورت یہ ہے کہ جو بچے مسجد میں نماز پڑھنے آرہے ہیں اگر وہ غیر تربیت یافتہ ہیں۔ اور ہم نے ان کو کوئی تربیت نہیں کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگرچہ وہ بالغ ہونے کے قریب ہیں، لیکن مسجد میں بھاگتے دوڑتے رہتے ہیں، کھیل کود کرتے ہیں۔ مسجد

میں باتیں کرتے رہتے ہیں۔ ایسے غیر تربیت یافتہ بچے جب مسجد میں آئیں تو اگر ان سب بچوں کو ایک ساتھ کھڑا کیا جائے گا تو سب آپس میں شرارتیں کریں گے۔ اور ایک دوسرے کو نماز میں دھکے دیں گے۔ جس کی وجہ سے ان مردوں کی بھی نماز فاسد ہو سکتی ہے جو ان کے دائیں بائیں کھڑے ہوں گے۔ لہٰذا ایسے بچوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ان کی علیحدہ صف نہ بنائی جائے، بلکہ ان کو بالغان کی صفوں میں متفرق طور پر کھڑا کر دیا جائے۔ کسی کو دائیں طرف اور کسی کو بائیں طرف، تا کہ نہ تو ان بچوں کی نماز خراب ہو اور نہ مردوں کی نماز خراب ہو۔ اور اگر ایک دو بچے ہوں تو ان کو مردوں کی صف میں کھڑا کر دینا بلا کراہت جائز ہے۔ لہٰذا ہمارے ذہنوں میں جو یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ اگر بچے مردوں کی صفوں میں شامل ہوں تو مردوں کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، یہ تصور غلط ہے، اس کی اصلاح کر لینی چاہئے۔

بچوں کو بے جا ڈانٹنا درست نہیں

اسی سلسلے کی ایک اور بات ہے، وہ یہ کہ بچے بہر حال بچے ہوتے ہیں۔ آپ ان کو کتنا بھی سمجھالیں، بچے، بچے ہی رہیں گے۔ وہ بڑے ابّا نہیں بنیں گے، اور شرارت کرنا ان کی فطرت ہے، لہٰذا جب وہ مسجد میں آئیں گے تو کچھ نہ کچھ شرارت ان سے ہو ہی

جائے گی۔ لیکن اس وقت ہم بچے کے ساتھ بہت نازیبا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ جب وہ مسجد میں کوئی شرارت کرتے ہیں تو ہم ان کو بری طرح ڈانٹ دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسی گرجدار آواز سے ڈانٹتے ہیں کہ جس سے بچے کے پیشاب خطا ہونے کا ڈر ہونے لگتا ہے۔ اور پھر بچے کو اس طرح مسجد سے نکال دیتے ہیں جس طرح کسی کتے کو بھگایا کرتے ہیں۔ یہ بہت بدتمیزی کی بات ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا فلیس منّا

جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور شفقت نہ کرے۔ اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے، وہ ہم سے نہیں ہے۔ یعنی ایسا شخص میرے طریقے پر اور میری سنت پر قائم نہیں ہے۔ کیا حضور اقدس ﷺ نے کبھی کسی بچے کو ڈانٹا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے بچپن کے دس سال حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں گزارے، ان کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کو آپ کی خدمت کے لئے آپ کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اس دس سال کے عرصے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک مرتبہ بھی نہیں ڈانٹا، اور نہ کبھی آپ نے یہ پوچھا کہ یہ کام کیوں کیا؟ اور فلاں کام کیوں نہیں کیا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے ساتھ طرز عمل

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''حضور اقدس ﷺ نے ایک روز کسی کام کے لئے بھیجا، میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور دل میں یہ بات تھی کہ حضور ﷺ نے جس کام کے لئے حکم فرمایا ہے ضرور جاؤں گا غرض یہ کہ میں چل دیا، بازار میں مجھے بچے کھیلتے ہوئے ملے (میں انہیں دیکھنے لگا حضور میرا انتظار فرما کر وہاں تشریف لائے) اچانک میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ پیچھے سے میری گدی پکڑے ہوئے ہیں، میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ مسکرا رہے تھے اور فرمایا اُنیس! جہاں جانے کے لئے میں نے تم سے کہا تھا تم وہاں گئے میں نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول جا رہا ہوں''۔ (مسلم)

حالانکہ یہ غصہ کرنے کا موقع تھا کہ بھائی! ہم نے تمہیں کام کے لئے بھیجا اور تم کھیل میں لگ گئے؟ لیکن رحمۃ للعالمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحمت کا یہ عالم تھا کہ اس موقع پر بھی آپ نے مسکرا کر صرف اتنا فرمایا کہ بھائی تمہیں ہم نے جس کام کے لئے بھیجا تھا۔ وہاں گئے؟ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو یہ ہے۔

بچوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کریں

اور ہمارا طرزِ عمل یہ ہے کہ ہم مسجد میں دوسروں کے بچوں کو اس طرح ڈانٹتے ہیں کہ اپنے بچوں کو بھی اس طرح نہیں ڈانٹتے۔ بچوں کے ساتھ یہ بے رحمی کا معاملہ کرنا کیا حضور اقدس ﷺ کی سنت ہے؟ جب یہ آپ کی سنت نہیں ہے اور ہم مسلمان ہیں اور آپ کے امتی ہیں تو ہمارے لئے حضور اقدس ﷺ کا طریقہ ہی قابل عمل ہونا چاہئے۔ اور ایک بات یہ بھی ہے جو شخص غصے میں بچوں کو ڈانٹتا ہے اس کا کبھی پائیدار اثر نہیں ہوتا۔ اس وقت وقتی طور پر بچے سہم جائیں گے، لیکن بچے وہ عمل دوبارہ کریں گے۔ لیکن اگر آپ پیار سے ان کو سمجھائیں گے کہ بیٹا! مسجد میں خاموش رہتے ہیں۔ شرارت نہیں کرتے ہیں۔ اس کا ادب کرتے ہیں۔ تو وہ بچے آپ کی بھی عزت کریں گے اور انشاء اللہ دوبارہ وہ شرارت نہیں کریں گے۔ لہٰذا جب آپ اس بچے کی عزت کریں گے، اس کا احترام کریں گے تو وہی بچہ بڑا ہو کر آپ کی خدمت کرے گا۔ بشرطیکہ آپ نے اس کے ساتھ شفقت کا معاملہ کیا ہو۔ لیکن اگر آج آپ اس کو اس طرح ڈانٹ دیں گے تو کل وہ آپ کی طرف رخ بھی نہیں کرے گا۔ لہٰذا جب ہم مسجد میں آنے والے بچوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ کریں گے تو بچے ضرور بات قبول کریں گے اور

ان کے دل میں آپ کی بات اترے گی۔ اور اگر اس طرح ان کے ساتھ نازیبا برتاؤ کریں گے تو ہم گناہ گار بھی ہوں گے اور بچوں کی بھی اصلاح نہیں ہوگی۔

بس یہ چند گناہ ہیں۔ جو آج ہماری مساجد میں جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

وصَلَّی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہ
واصحابہٖ وبارک وسلّم۔

☆☆☆

حج کی تیاری

اس میں حج کے آداب، حجِ مبرور کی تعریف، اس کے حاصل کرنے کا طریقہ
اور مدینہ منورہ کی مبارک حاضری کا ذکر ہے

مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

۶

اِصلاحی بیانات

حضرت اقدس مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی دامت برکاتہم العالیہ
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط وترتیب
محمد قاسم ملتانی: متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی

ناشر

مکتبۃ الاسلام کراچی

ہماری اہم مطبوعات

ایک نظر میں

☆ حج کی تیاری
☆ ماہِ رمضان کے فضائل اور مسائل
☆ نمازِ فجر میں کوتاہی
☆ دوسورتیں۔ان کی فضیلت واہمیت
☆ مسائلِ اعتکاف
☆ حجِ فرض میں جلدی کیجئے
☆ چند نیکیاں اور ایصال ثواب
☆ درود وسلام کا حسین مجموعہ
☆ خواتین کا مسجد کی تراویح میں شرکت کا حکم
☆ دعائے والہانہ
☆ آدابِ سفر
☆ علیکم بسنتی
☆ قربانی کے فضائل ومسائل
☆ شبِ مغفرت
☆ ظریفانہ ارشادات
☆ آدابِ طالب علم
☆ عمل مختصر ثواب زیادہ
☆ حج وعمرہ
☆ عمرہ کا آسان طریقہ
☆ دعاءِ عرفات
☆ خواتین کا حج
☆ حج کا طریقہ قدم بہ قدم
☆ کامل طریقۂ نماز
☆ چالیس احادیث
☆ ماہِ صفر اور جاہلانہ خیالات
☆ توہینِ رسالت
☆ صف بندی کے آداب
☆ سورۂ اخلاص کے فضائل اور فوائد

ناشر
مکتبۃ الاسلام کراچی

توجہ فرمائیں

قبر میں پہنچ کر ماں باپ، اولاد، بہن و بھائی وغیرہ از روئے حدیث زندوں کی دعا اور ایصالِ ثواب کے اس طرح منتظر رہتے ہیں جیسے ڈوبنے والا زندگی کا سہارا ڈھونڈتا ہے اس لئے ان کو نہ بھولیں۔ یہ چند کتابچے ہیں جن میں چھوٹے چھوٹے اعمال لکھے گئے ہیں لیکن ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ایصالِ ثواب کیلئے حسبِ استطاعت ان کو خرید کر ایسے مسلمانوں تک پہنچائیں جو عمل کرنا چاہتے ہوں۔

☆ درود و سلام کا حسین مجموعہ

☆ عمل مختصر ثواب زیادہ

☆ چند نیکیاں اور ایصالِ ثواب

ملنے کا پتہ:

مکتبۃ الاسلام

کورنگی، کراچی 021-5016664-5

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف سکھروی مدظلہم

کی درج ذیل تالیفات بہت مفید اور ہر گھر کی ضرورت ہیں۔

دو سورتوں کے فضائل

سورۂ اخلاص کے فضائل اور فوائد

روزانہ کے معمولات

عمل مختصر ثواب زیادہ

چند نیکیاں اور ایصال ثواب

دعاءِ والہانہ

طبِّ نبوی ﷺ

درود و سلام کا حسین مجموعہ

مکتبۃ الاسلام کراچی